از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 17 اپریل، 1995ء

بیٹا سنگھ (متوفی) بذریعہ قانونی نمائندے۔

بنام

یونین آف انڈیا

[کے راموسوامی اور بی ایل ہنسریا، جسٹس صاحبان]

مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908- دفعہ 148، 149- آرڈر 41 قاعدہ 9- اپیل کی اجازت اور زیادہ معاوضہ دیے جانے کے بعد عدالتی فیس کی کمی کی ادائیگی- فریق نے جان بوجھ کر پہلے ادائیگی نہیں کی- قرار دیا گیا: اس طرح کی چیز کی اجازت دینا عدالتی صوابدید نہیں بلکہ ناجائز مشغولیت کا مظاہرہ ہے۔

حصول اراضی کے قانون کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن 8 جون 1979 کو شائع کیا گیا تھا۔ حصول اراضی کے افسر نے 13 مارچ 1981 کو معاوضے کا تعین کرتے ہوئے اپنا ایوارڈ دیا۔ دفعہ 18 کے تحت حوالہ جات پر، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے 6 نومبر 1985 کو اپنے ایوارڈ اور ڈگری میں، زمین کے معیار کے لحاظ سے معاوضے میں 32,772 روپے سے 6,250 روپے فی ایکڑ کے درمیان اضافہ کیا۔ دعویدار نے حصول اراضی کے قانون کی دفعہ 54 کے تحت عدالت عالیہ میں اپیل دائر کی۔ سنگل جج نے 21 مئی 1987 کے فیصلے اور ڈگری کے ذریعے معاوضے میں مزید اضافہ کیا۔ اپیل پر، ڈویژن بنچ نے زمین کے معیار کے لحاظ سے معاوضے میں 90,000 روپے سے 30,000 روپے فی ایکڑ کے درمیان اضافہ کیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کچھ معاملات میں فیصلہ سنائے جانے کے بعد درخواستیں دائر کی گئیں اور معاوضے میں اضافے کا دعوی کرتے ہوئے عدالتی فیس کی کمی ادا کرنے کی اجازت طلب کی گئی۔ڈویژن بنچ نے درخواستیں مسترد کر دیں۔اس لیے یہ اپیلیں۔

اپیل گزاروں نے دعوی کیا کہ وہ ڈویژن بنچ کی طرف سے دیئے گئے بڑھے ہوئے معاوضے کو حاصل کرنے کے لیے عدالت کی فیس کی کمی ادا کرنے کے حقدار ہیں کیونکہ انہوں نے معاملات کو زندہ رکھا ہے۔

یونین آف انڈیا کی جانب سے یہ دعوی کیا گیا کہ دعویداروں کی طرف سے کوئی صداقت نہیں تھی، جو عدالت کے فیصلے کا انتظار کر رہے تھے اور عدالت کے موڈ کو محسوس کرتے ہوئے، وہ خسارے والی عدالتی فیس کی ادائیگی میں تاخیر کو معاف کرنے کے لیے ایک درخواست کے ساتھ آگے آئے؛ کہ دعویداروں کو میمورنڈم آف اپیل پیش کرتے وقت مطلوبہ عدالتی فیس ادا کرنے کی ضرورت تھی؛ اور یہ کہ اپیلوں کو سماعت کے لیے درج کیے جانے کے بعد دعویداروں کو خسارے والی عدالتی فیس ادا کرنے کی اجازت نہیں ہو گی۔

اپیلوں کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1. یہ سچ ہے کہ دفعہ 149 مجموعہ ضابطہ دیوانی عدالت کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ اپیل کنندہ کو عدالتی فیس کی کمی کو پورا کرنے کے لیے وقت دے جب عدالت فیس ایکٹ کے تحت میمورنڈم آف اپیل (ایم او اے) پر مقرر کردہ فیس کا پورا یا کوئی حصہ لیکن اسے پیش کرتے وقت ادا نہیں کیا گیا تھا۔ لیکن عدالت کا اختیار صوابدیدی ہے نہ کہ حق کے طور پر۔عام طور پر، آرڈر 41 قاعدہ 9 کے تحت اپیل قبول کرنے سے پہلے، عدالت ایم او اے پر مطلوبہ فیس نہ لگانے کے لیے معقول وجہ ظاہر کرنے پر صوابدید کا استعمال کرے گی۔ دفعہ 149 کے ذریعے عدالت کو دی گئی صوابدید عدالتی صوابدید ہے۔عدالت صوابدید کا استعمال کرنے کی پابند نہیں ہے جب تک کہ درخواست گزار عدالتی فیس کی کمی ادا کرنے میں ناکامی کی معقول وجہ نہ دکھائے یا وہ اس کی ادائیگی میں حقیقی غلطی کے تحت نہ ہو۔ میرا غربت یا لاعلمی یا اپیل پیش کرنے کے وقت عدالتی فیس ادا کرنے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

میں ناکامی ہمیشہ دفعہ 149 کے تحت مشغولیت کے لیے اچھی بنیاد نہیں ہوتی۔عدالتی فیس کی کمی بنانے میں اپیل کنندہ کی جانب سے حقیقی غلطی اپیل کنندہ کے حق میں صوابدید کا استعمال کرنے کی بنیاد ہو سکتی ہے۔رجسٹری کا فرض ہے کہ وہ اپیل کنندہ یا اس کے وکیل کی طرف اشارہ کرے کہ عدالتی فیس کی کمی ایم او اے پر قابل ادائیگی ہے اور عدالتی فیس کی ادائیگی کے لیے کچھ معقول وقت دیا جا سکتا ہے۔ایم او اے کو ضروری کام کرنے کے لیے واپس کیا جائے گا۔اگر عدالتی فیس کی کمی کو دفعہ 149 مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت بڑھائے گئے وقت کے اندر تیار اور پیش نہیں کیا جاتا ہے، تو قانون کی نظر میں کوئی اپیل نہیں ہوگی جب تک کہ تاخیر کو معاف نہ کیا جائے۔اگر فریق جان بوجھ کر، اپنی سہولت کے مطابق، ناکافی عدالتی فیس ادا کرتا ہے، تو غلطی مخلصانہ نہیں ہے بلکہ عدالتی فیس کی کمی بنانے میں فریق کے انتخاب میں سے ایک ہے۔اس صورت حال میں، عدالتی فیس بنانے کی ضرورت کی طرف اشارہ کرنے اور وقت دینے کے بعد بھی، اگر عدالتی فیس کی ادائیگی نہیں کی جاتی ہے اور ایم او اے کی توسیع شدہ وقت کے اندر نمائندگی کی جاتی ہے، تو عدالت کے لیے یہ کھلا ہوگا کہ وہ یا تو ایم او اے کو مسترد کرے یا اس پر معقول وجہ ظاہر کرتے ہوئے حکم نہ دینے کی وجہ سے تاخیر کو معاف کرنے سے انکار کرے۔لہٰذا، عدالت کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہر معاملے میں حقائق اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی عدالتی صوابدید کا استعمال کرے اور محض یہ کہنے کا حکم نہ دے کہ عدالت کی فیس کے خسارے کو پورا کرنے کے لیے مداخلت کا مظاہرہ کیا جائے۔مؤخر الذکر کے معاملے میں، یہ عدالتی صوابدید کا استعمال نہیں ہے بلکہ ناجائز مشغولیت کا مظاہرہ ہے۔

2. پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ میں دائر اپیلوں پر لاگو کورٹ فیس ایکٹ کی متعلقہ توضیعات کے تحت، دعویداروں کو ایم او اے ایس میں اپیلوں کی قدر کرنے اور مطلوبہ عدالتی فیس ادا کرنے کی ضرورت ہے۔اس کے بعد اپیل قبول کی جائے گی اور جواب دہندگان کو نوٹس بھیجا جائے گا۔جواب دہندگان کو اس رقم کے بارے میں مطلع کیا جائے گا جس کا اپیل کنندہ دعوی کرے گا تاکہ دعوے یا حق کی درستگی کو مناسب طریقے سے سمجھا جا سکے۔دعوے کو غیر یقینی صورتحال میں نہیں رکھا جا سکتا۔اگر حصول اراضی کے قانون کی دفعہ 54 کے تحت اپیل میں ابتدائی طور پر رقم کو کم رکھا جاتا ہے اور پھر اپیلیٹ عدالت کے موڈ کے مطابق، عدالتی فیس کی کمی کی ادائیگی کی کوشش کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جاتی ہے، تو یہ غیر صحت بخش عمل پیدا کرے گا اور شطرنج کا کھیل اور اتفاق کا معاملہ بن جائے گا۔ یہ عمل قانونی چارہ جوئی کے منظم انعقاد کے لیے ساز گار اور مناسب نہیں ہو گا۔

3. اپیل کنندہ نے ایم او اے پر مناسب عدالتی فیس ادا کی ہو گی اور اسے زیادہ معاوضے کا دعوی کرنا چاہیے تھا۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ دعویداروں نے کم عدالتی فیس ادا کی ہے یا اپیلوں کی قیمت کو محدود کیا ہے، یہ ماننا ضروری ہے کہ ان کے دعوے اس رقم تک محدود تھے جس پر عدالتی فیس ادا کی گئی تھی۔ عدالتی فیصلہ اس رقم تک محدود ہونا چاہیے۔

بوٹا سنگھ اینڈ اورس بنام یونین آف انڈیا، [1995] 3 ایس سی آر 359، اس کے بعد آ دیگر ان

۔

شیڈولڈ کاسٹ کوآپریٹو لینڈ اوننگ سوسائٹی لمیٹڈ بنام یونین آف انڈیا دیگران ادرز، [1991] 1 ایس سی سی 174، پر انحصار کیا۔

چاند کور اور دیگر بنام یونین آف انڈیا، [1994] 4 ایس سی سی 663، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

4. شیڈولڈ کوآپریٹو لینڈ اوننگ سوسائٹی کے معاملے میں مشاہدے کو اس میں موجود حقائق کے پس منظر میں سمجھا جانا چاہیے۔ اس کا مقصد یہ بتانا نہیں تھا کہ کسی خاص عدالتی فیس کی ادائیگی کا انتخاب کرنے کے باوجود، دعویدار اپیلوں کی اجازت اور زیادہ معاوضے کا تعین ہونے کے بعد بھی مشکوک دعوے پر عدالتی فیس کی کمی ادا کرنے کے حقدار ہوں گے۔

شیڈولڈ کاسٹ کوآپریٹو لینڈ اوننگ سوسائٹی لمیٹڈ بنام یونین آف انڈیا دیگران ادرز، [1991] 1 ایس سی سی 174، کا حوالہ دیا گیا اور وضاحت کی گئی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 5285، سال 1995 وغیرہ۔

پنجاب اور ہریانہ ہائی کورٹ کے 31.1.89 کے فیصلے اور حکم سے سی ایم نمبر 1519، سال 1989 میں ایل پی اے نمبر 173، سال 1988 میں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیل گزاروں کے لیے اجگر سنگھ اور پی این پوری۔

ایم کے بنرجی، اٹارنی جنرل، اے کے گنگولی، مس انیل کٹیار اور نوین پر کاش۔ جواب دہندگان کے لیے۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

ایس ایل پی (سی) نمبر 1672/94، 1716/94، 3052/94، 6581/94 اور 5004-05/89 سے پیدا ہونے والی 5286، 5289، 5291-95/92 اپیلیں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے 30 جنوری 1989 کے حکم کے خلاف سی ایم نمبر میں دائر کی گئی ہیں۔ یونین آف انڈیا کی طرف سے دائر کردہ SLP 2380-81/94 سے پیدا ہونے والی اپیلیں C. M. نمبر 425، سال 1992 وغیرہ میں دیے گئے ڈویژن بنچ کے ایک حکم کے خلاف اٹھتی ہیں جس میں دعویداروں کو اضافی عدالتی فیس ادا کرنے کی اجازت دی گئی تھی۔

تسلیم شدہ حقائق یہ ہیں کہ حصول اراضی کے قانون کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن 8 جون 1979 کو شائع کیا گیا تھا۔ حصول اراضی کے افسر نے 13 مارچ 1981 کو معاوضے کا تعین کرتے ہوئے اپنا ایوارڈ دیا۔ دفعہ 18 کے تحت حوالہ جات پر، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج نے 6 نومبر 1985 کو اپنے ایوارڈ اور ڈگری میں زمین کے معیار کے لحاظ سے معاوضے میں 32,772 روپے سے 6,250 روپے فی ایکڑ کے درمیان اضافہ کیا۔ اس سے ناخوش، دعویدار نے حصول اراضی کے قانون کی دفعہ 54 کے تحت عدالت عالیہ میں اپیل دائر کی۔ واحد جج نے 21 مئی 1987 کے فیصلے اور ڈگری کے ذریعے معاوضے میں مزید اضافہ کیا۔ اس پر مزید اپیل دائر کی گئی اور ڈویژن بنچ نے پھر بھی زمین کے معیار کے لحاظ سے معاوضے میں 90,000 روپے سے 30,000 روپے فی ایکڑ کے درمیان اضافہ کیا۔

لیٹرز پیٹنٹ اپیل میں، کچھ دعویداروں نے فی ایکڑ روپے 1,05,000 کی رقم کی قدر کی۔ لیکن انہوں نے صرف 2784 روپے وغیرہ کی عدالتی فیس ادا کی۔ یہ تقریباً 31,000 روپے کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

شرح سے کام کرے گا۔ دلائل سننے اور فیصلہ محفوظ رکھنے کے بعد، پہلے مقدمے میں متنازعہ درخواستیں 27 جنوری 1989 کو دی گئیں۔ 29 جنوری 1989 کو معاوضے میں اضافہ کرتے ہوئے فیصلہ سنایا گیا۔ باقی مقدمات میں فیصلہ سنائے جانے کے بعد درخواستیں دائر کی گئیں اور معاوضے میں اضافے کا دعوی کرتے ہوئے عدالتی فیس کی کمی ادا کرنے کی اجازت طلب کی گئی۔ درخواست جب 30 جنوری 1989 کو ڈویژن بنچ کے سامنے آئی تو ڈویژن بنچ نے حکم کے ساتھ درخواست کو مسترد کر دیا:

"یہ درخواست فیصلہ طے کرنے اور فیصلے کے انتظار کے بعد دائر کی گئی ہے۔ ہمیں کوئی زمینی مداخلت نظر نہیں آتی۔ درخواست خارج کر دی جاتی ہے۔"

اس طرح، یہ اپیلیں۔

دعویداروں کی قیادت کرنے والے سینئر وکیل، شری اجگر سنگھ نے دعوی کدیگران کہ شیڈولڈ کاسٹ کوآپریٹو لینڈ اوننگ سوسائٹی لمیٹڈ بنام یونین آف انڈیا دیگران ادرز، [1991] 1 ایس سی سی 174 میں اس عدالت نے فیصلہ دیا ہے کہ فریقین نے معاملے کو زندہ نہیں رکھا تھا اور اس لیے وہ عدالت عالیہ کی طرف سے دیے گئے زدیگران دہ معاوضے پر عدالتی فیس کی کمی کی ادائیگی کے حقدار نہیں ہیں، جس نظریے کو بوٹا سنگھ دیگران اورز بنام یونین آف انڈیا، ایس ایل پی میں آئینی بنچ نے منظور کدیگران تھا۔ (ج) نہیں۔ 94/1672۔ یہاں دعویدار ڈویژن بنچ کی طرف سے دیئے گئے بڑھے ہوئے معاوضے کو حاصل کرنے کے لیے عدالتی فیس کی کمی ادا کرنے کے حقدار ہیں کیونکہ انہوں نے معاملے کو زندہ رکھا تھا۔

یونین آف انڈیا کی طرف سے پیش ہونے والے قابل وکیل نے دعوی کیا ہے کہ دعویداروں کی طرف سے کوئی صداقت نہیں ہے۔ انہوں نے عدالت کے فیصلے کا انتظار کیا اور عدالت کے مزاج کو محسوس کرتے ہوئے، وہ عدالتی فیس کی کمی کی ادائیگی میں تاخیر کو معاف کرنے کے لیے ایک درخواست کے ساتھ آگے آئے۔ مذکورہ فیس پہلے ادا نہ کرنے میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ دعویداروں کو میمورنڈم آف لیٹرز پیٹنٹ اپیل پیش کرتے وقت مطلوبہ عدالتی فیس ادا کرنے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کی ضرورت ہوتی ہے۔ چونکہ انہوں نے دعوی کی گئی رقم پر عدالتی فیس ادا کرنے کا انتخاب کیا تھا، اس لیے وہ صرف ادا کی گئی عدالتی فیس کی حد تک کے حقدار ہوں گے۔ اپیلوں کو سماعت کے لیے درج کیے جانے کے بعد دعویداروں کو عدالتی فیس کی کمی ادا کرنے کی اجازت نہیں ہو گی۔

شری اجگر سنگھ نے مجموعہ ضابطہ دیوانی کی دفعہ 149 پر بھی انحصار کیا اور دلیل دی کہ عدالت ہمیشہ اپیل کنندہ کو عدالتی فیس کی کمی ادا کرنے کی اجازت دے سکتی ہے اور اس لیے عدالت عالیہ عدالتی فیس کی کمی کو قبول کرنے سے انکار کرنا درست نہیں تھا۔

متعلقہ تنازعات پر بے چینی سے غور کرنے کے بعد، سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا دعویداروں کو عدالتی فیس کی کمی ادا کرنے کی اجازت ہو گی۔ یہ سچ ہے کہ دفعہ 149 مجموعہ ضابطہ دیوانی عدالت کو یہ اختیار دیتا ہے کہ وہ اپیل کنندہ کو عدالتی فیس کی کمی کو پورا کرنے کے لیے وقت دے جب کورٹ فیس ایکٹ کے تحت مقرر کردہ فیس کا پورا یا کوئی حصہ میمورنڈم آف اپیل (ایم او اے) پر عدالتی فیس ادا کرنے کے لیے ہو لیکن اسے پیش کرتے وقت ادا نہیں کیا گیا تھا؛ لیکن عدالت کا اختیار صوابدیدی ہے نہ کہ حق کے طور پر۔ عام طور پر، آرڈر 41 رول 9 کے تحت اپیل قبول کرنے سے پہلے، عدالت ایم او اے پر مطلوبہ فیس نہ لگانے کے لیے معقول وجہ ظاہر کرنے پر صوابدید کا استعمال کرے گی۔ دفعہ 149 کے ذریعے عدالت کو دی گئی صوابدید عدالتی صوابدید ہے۔ عدالت صوابدید کا استعمال کرنے کی پابند نہیں ہے جب تک کہ درخواست گزار عدالتی فیس کی کمی ادا کرنے میں ناکامی کی معقول وجہ نہ دکھائے یا وہ اس کی ادائیگی میں حقیقی غلطی کے تحت نہ ہو۔ صرف غربت یا لاعلمی یا اپیل پیش کرنے کے وقت عدالتی فیس میں ناکامی ہمیشہ دفعہ 149 کے تحت مشغولیت کے لیے اچھی بنیاد نہیں ہوتی۔ عدالتی فیس کی کمی بنانے میں اپیل کنندہ یا درخواست گزار کی طرف سے حقیقی غلطی اپیل کنندہ کے حق میں صوابدید کا استعمال کرنے کی بنیاد ہو سکتی ہے۔ اپیل قبول کرنے سے پہلے رجسٹری کا فرض ہے کہ وہ اپیل گزار یا اس کے وکیل کی طرف اشارہ کرے کہ عدالتی فیس کی کمی ایم او اے پر قابل ادائیگی ہے اور عدالتی فیس کی ادائیگی کے لیے کچھ معقول وقت دیا جا سکتا ہے۔ ایم او اے کو ضروری کام کرنے کے لیے واپس کیا جائے گا۔ اگر عدالتی فیس کی کمی کو دفعہ 148 مجموعہ ضابطہ دیوانی کے تحت بڑھائے گئے وقت کے اندر تیار اور پیش نہیں کیا جاتا ہے، تو قانون کی نظر میں کوئی اپیل نہیں

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ہو گی جب تک کہ تاخیر کو معاف نہ کیا جائے۔ اگر فریق جان بوجھ کر اپنی سہولت کے مطابق ناکافی عدالتی فیس ادا کرتا ہے، تو غلطی حقیقی نہیں ہے بلکہ عدالتی فیس کی کمی بنانے میں فریق کی طرف سے کی گئی انتخاب میں سے ایک ہے۔ اس صورت حال میں، عدالتی فیس بنانے کی ضرورت کی طرف اشارہ کرنے اور وقت دینے کے بعد بھی، اگر عدالتی فیس کی ادائیگی نہیں کی جاتی ہے اور ایم او اے کی توسیع شدہ وقت کے اندر نمائندگی کی جاتی ہے، تو عدالت کے لیے یہ کھلا ہو گا کہ وہ یا تو ایم او اے کو مسترد کرے یا اس پر معقول وجہ نہ دکھانے کی وجہ سے تاخیر کو معاف کرنے سے انکار کرے۔ لہذا، عدالت کو ہر معاملے میں حقائق اور حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی عدالتی صوابدید کا استعمال کرنے کی ضرورت ہے نہ کہ خود بخود صرف اس بات کے لیے کہ فریق کو عدالت کی فیس کے خسارے کو پورا کرنے کے لیے مداخلت دکھائی جائے۔ مؤخر الذکر کے معاملے میں، یہ عدالتی صوابدید کا استعمال نہیں ہے بلکہ ناجائز مشغولیت کا مظاہرہ ہے۔

اپیلوں میں دلائل سننے کے بعد، یہ تاثر ظاہر ہوا کہ اپیلوں کو معاوضے میں اضافہ کرنے کی اجازت دی جائے گی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دعویداروں کی طرف سے اپنائے گئے طریقہ کار کی حوصلہ افزائی نہیں کی جانی چاہیے۔ ان کی طرف سے کوئی نیک نیتی نہیں ہے۔ دفعہ 149 کی مدد صرف اس صورت میں لی جا سکتی ہے جب فریق اپنے قابو سے باہر یا ناگزیر حالات میں عدالتی فیس ادا کرنے کے قابل نہ ہو اور متاثرہ فریق کو مناسب نوٹس دینے کے بعد عدالت کو دفعہ 149 کے تحت صوابدیدی طاقت کا استعمال کرنے کے لیے مناسب کیس میں جائز قرار دیا جائے گا۔ لیکن اس معاملے میں ایسی صورتحال نہیں تھی۔ پنجاب اور ہریانہ کی عدالت عالیہ میں دائر اپیلوں پر لاگو کورٹ فیس ایکٹ کی متعلقہ شقیں تحت، دعویداروں کو ایم او اے میں اپیلوں کی قدر کرنے اور مطلوبہ عدالتی فیس ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس کے بعد اپیل قبول کی جائے گی اور جواب دہندگان کو نوٹس بھیجا جائے گا۔ جواب دہندگان کو رقم کا نوٹس دیا جائے گا، اپیل کنندہ دعوی کرے گا تاکہ دعوے یا حق کی درستگی کو مناسب طریقے سے جانکاری دی جا سکے۔ دعوے کو غیر یقینی صورتحال میں نہیں رکھا جا سکتا۔ اگر حصول اراضی کے قانون کی دفعہ 54 کے تحت اپیل میں ابتدائی طور پر رقم کو کم رکھا جاتا ہے اور پھر اپیلٹ عدالت کے موڈ کے مطابق، عدالتی فیس کی کمی کی ادائیگی کی کوشش کی جاتی ہے، تو یہ غیر

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

صحت بخش عمل پیدا کرے گا اور شطرنج کا کھیل اور اتفاق کا معاملہ بن جائے گا۔ یہ عمل قانونی چارہ جوئی کے منظم انعقاد کے لیے ساز گار اور مناسب نہیں ہو گا۔

شیڈولڈ کاسٹ کوآپریٹو لینڈ اوننگ سوسائٹی لمیٹڈ کے معاملے میں، حقائق یہ تھے کہ دعویداروں نے اپنے دعوے کو روپے 4,00,000 تک محدود کر دیا تھا اور عدالتی فیس ادا کی تھی۔ اس کے بعد دوسرے معاملے میں جب رقم میں مزید اضافہ کیا گیا تو انہوں نے عدالتی فیس کی کمی ادا کرنے کی اجازت کے لیے دفعہ 149 کے تحت درخواست دائر کی اور معاوضے میں اضافے کا دعوی کیا۔ اس عدالت نے اس طرح کے عمل کی حوصلہ افزائی نہیں کی تھی اور عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ حکم کی تصدیق کرنے والی درخواستوں کو مسترد کر دیا تھا۔ جب چاند کور اینڈ اورس بنام یونین آف انڈیا، [1994] 4 ایس سی سی 663 میں اس عدالت کے دو ججوں کی ڈویژن بنچ کے سامنے اسی طرح کے معاملات سامنے آئے تو مذکورہ کیس کو دیکھے بغیر تاخیر کو معاف کر دیا گیا اور عدالتی فیس کی کمی کو بہتر بنانے کا حکم دیا گیا۔ جب موجودہ مقدمات سماعت کے لیے آئے تو معاملہ آئینی بنچ کو بھیج دیا گیا۔ آئینی بنچ نے تنازعہ پر غور کیا ہے اور فیصلہ دیا ہے کہ درج فہرست ذات کوآپریٹو لینڈ اوننگ سوسائٹی کیس میں تناسب درست ہے اور اسے میدان میں کھڑا ہونا چاہیے۔ اس نقطہ نظر میں، یہ فرض کیا جانا چاہیے کہ اپیل کنندہ نے ایم او اے پر مناسب عدالتی فیس ادا کی ہو گی اور اسے زیادہ معاوضے کا دعوی کرنا چاہیے تھا۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ دعویداروں نے کرایہ دار عدالت کی فیس ادا کی ہے یا اپیلوں کی قیمت کو محدود کیا ہے، یہ ماننا ضروری ہے کہ ان کے دعوے اس رقم تک محدود تھے جس پر عدالتی فیس ادا کی گئی تھی۔ عدالتی فیصلہ اس رقم تک محدود ہونا چاہیے۔

اس کے بعد یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ چونکہ شیڈول کاسٹ کوآپریٹو لینڈ اوننگ سوسائٹی کیس میں، اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ جب اپیلوں کو زندہ رکھا جائے گا، تو دعویدار انہیں اضافی عدالتی فیس کی کمی ادا کرنے کی اجازت دے کر زیادہ معاوضے کے حقدار ہوں گے کیونکہ ان کی اپیلیں عدالت عالیہ میں زیر التوا تھیں۔ ہم اس دلیل سے متفق نہیں ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ اس عدالت نے یہ بیان کرنے کا ارادہ نہیں کیا تھا کہ اپیل کنندہ اپیل کی کم قیمت پر عدالتی فیس کی کمی ادا کرنے اور

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and
integrity of this document

معاوضے میں اضافے کے بعد عدالتی فیس کی کمی ادا کرنے کے لیے کھلا ہو گا۔ شیڈولڈ کو آپریٹو لینڈ اونگ سوسائٹی کے معاملے میں مشاہدے کو اس میں موجود حقائق کے پس منظر میں سمجھنا چاہیے۔ اس کا مقصد یہ بتانا نہیں تھا کہ کسی خاص عدالتی فیس کی ادائیگی کا انتخاب کرنے کے باوجود، دعویدار اپیلوں کی اجازت اور زیادہ معاوضے کا تعین ہونے کے بعد بھی مشکوک دعوے پر عدالتی فیس کی کمی ادا کرنے کے حقدار ہوں گے۔

ان حالات میں، اپیل گزاروں کے لیے فاضل وکیل دلیل درست نہیں ہے۔ دوسری طرف، ریاست دلیل درست اور قابل قبول معلوم ہوتی ہے۔ اس کے مطابق ہم بھی اسے قبول کرتے ہیں۔ دعویداروں کی اپیلیں مسترد کر دی جاتی ہیں۔ یونین کی اپیلوں کی اجازت ہے۔ عدالتی فیس کی کمی ادا کرنے کی اجازت کے لیے درخواستیں مسترد کر دی گئی ہیں۔ ان حالات میں فریقین کو اپنے اخراجات پورے برداشت کرنے کی اجازت ہے۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.12.12 14:04
I attest to the accuracy and integrity of this document